بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۶

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ | سوموار ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۴ وفا ۱۳۶۲ ہش ۴ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

"طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان قائم و دائم رکھے آمین۔

جمعہ کا خطبہ

نصیحت کرنیوالے میں ایسا غیر معمولی جذب ہونا چاہیئے کہ جس سے کوئی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے

قرآن کریم کی رُو سے ہم ایسے ہی نصیحت کرنے والے ہیں اور ہمیں ایسی ہی پُرکشش نصیحت کیلئے پیدا کیا گیا ہے

ہمیں لازماً حضرت محمد مصطفیٰ کے نقشِ پا پر چلنا پڑیگا اور آپ کے نقشِ پا کو چوم کر آگے بڑھنا ہوگا

ایک قدم بھی اگر ہم نے اس راہ سے ہٹایا تو ہم ان میں شمار نہیں کئے جائیں گے جن کی قسمت میں دنیا کی تقدیر بدلنا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حق کی طرف بلاتے رہیں اور صبر کو اپنے اعمال میں اور اپنی گفتگو میں داخل کرتے ہوئے آگے بڑھیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۸ شہادت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۸ اپریل ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی

نوٹ:۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر افادۂ احباب کیلئے ذیل میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(سورۃ العصر آیت ۲ تا ۴)

اور پھر فرمایا:۔

قرآن کریم کی اس چھوٹی سی سورۃ میں زمانہ کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور بتایا ہے کہ انسان اُس زمانہ میں بحیثیت مجموعی گھاٹے میں جا رہا ہوگا اور نقصان کے سودے کر رہا ہوگا۔ وَالْعَصْرِ میں اُس زمانہ کی نشاندہی بھی فرما دی گئی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے یہ استنباط فرمایا ہے کہ اسلام کے پہلے تین سو سال تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق

روشنی کا زمانہ

ہے اس لئے اس زمانہ کو ہرگز گھاٹے والا زمانہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وہ تو ایسا زمانہ تھا کہ انسان بحیثیت مجموعی کبھی اتنے نفع اور اتنے فائدہ کے سودے نہیں کر رہا تھا جتنے فائدہ مند سودے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اور پھر تابعین کے ہاتھوں کئے جا رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ کا زمانہ اس روشنی کے تین سو سال بعد کا زمانہ ہے اور وَالْعَصْرِ میں جس زمانہ کی قسم کھائی گئی ہے اور جس کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے اُس کی مدت بھی بیان فرما دی۔ گویا یہ معنے ہوئے کہ اُس ہزار سال کو ہم گواہ ٹھہراتے ہیں جو روشنی کے زمانہ کے بعد آئیں گے اور وہ بہت ہی نقصان کا سودا ہوگا۔ وہ زمانہ انسان کیلئے سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والا زمانہ ہوگا۔ یہ زمانہ کب تک چلے گا؟ یہ اسوقت تک چلے گا جب تک دوبارہ روشنی کی پَو نہیں پھوٹے گی اور روشنی کی صبح طلوع نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اس ہزار سال کے بعد یعنی

چودھویں صدی کے سر پر

پھر ایک روشنی پھوٹے گی، پھر ایک صبح طلوع ہوگی اور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ایمان لانے والے ہوں گے اور عملِ صالح کرنے والے ہوں گے۔ وہاں سے استثناء کا ایک دروازہ کھلے گا اور بڑھتا چلا جائے گا اور یہ روشنی پھیلتی چلی جائیگی اور گھاٹے والے انسان کو فائدے والے انسانوں میں تبدیل کرتی چلی جائیگی۔ لیکن ان کے غلبہ کے زمانہ کو ایسا فوری قرار نہیں دیا کہ ادھر صبح نمودار ہوئی ادھر ساری دنیا پر وہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی غالب آگئی بلکہ نقشہ اس قسم کا کھینچا ہے کہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کی صبح نے رفتہ رفتہ انسان کے گھاٹے کے سودے کو فائدے کے سودے میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ جدوجہد ایک لمبے اور صبر آزما دور سے گزرے گی اور اسمیں بڑی محنت اور کاوش کی ضرورت ہوگی۔ گویا اس قسم کا واقعہ نہیں ہوگا کہ ادھر سورج نکلا اور ادھر ساری دنیا میں روشنی نمودار ہو گئی بلکہ یہ ایک ایسی صبح ہے جسے آنسوؤں سے کھینچ کر لانا پڑتا ہے۔ یہ ایک ایسی صبح ہے جسے مسلسل محنت، جدوجہد اور قربانیوں کے ذریعہ اور یقین محکم کے ساتھ رفتہ رفتہ اس طرح لانا پڑتا ہے جیسے جُوئے شیر لائی جاتی ہے۔ چنانچہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں نقشہ یہ کھینچا کہ وہ چند لوگ جو ایمان لانے والے ہوں گے اور عمل صالح کر رہے ہوں گے وہ باقی انسانوں کو تبدیل کر دیں گے وہ کس طرح تبدیل کریں گے۔ فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وہ حق کی طرف بلانا شروع کر دیں گے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور بڑے صبر کے ساتھ حق کی طرف بلائیں گے۔

یہاں بالحق اور بالصبر کے اور معنی بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ حق کی طرف بلائیں گے اور حق طریق پر بلائیں گے۔ بالصبر کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ صبر کی طرف بلائیں گے اور صبر کے ساتھ بلائیں گے اور بڑے صبر کیساتھ وہ اس بات پر قائم رہیں گے اور جن کو وہ حق کی طرف بلائیں گے ان کو یہ تعلیم دیں گے کہ تم بھی صبر کرو۔

ان چار معنوں کے لحاظ سے مضمون بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ حق کی طرف بلانے اور حق کے ساتھ بلانے کے کیا معنی ہیں۔ قرآن کریم نے جتنے بھی واقعات بیان کئے ہیں ان سب میں

حق کی طرف بلانے کے اسلوب

بیان کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کو دیکھ لیں وہ اس مضمون کو خوب کھولتی چلی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ مضمون ارتقاء پذیر ہے۔ یہ بڑھتا چلا جاتا ہے، اس کا گھیرا پھیلتا چلا جاتا ہے اور یہ مضمون اور زیادہ گہرا ہوتا چلا جاتا ہے لیکن بالحق میں بیان کردہ طریق کار سے تجاوز نہیں ملے گا۔ یہ ایک خاص اور معین طریق کار ہے جس کو حق کا طریق کہا گیا ہے اور جسے اختیار کرنے میں انبیاء نے کمال کر دکھایا اور اگرچہ انبیاء کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے بڑے سبق ملتے ہیں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر جاکر تو یہ مضمون خوب واضح ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح اور جس خدا کی طرف بلایا اُسی طرح اُسی خدا کی طرف بلانے کا نام دراصل حق کی طرف بلانا ہے۔ آپؐ نے جس طریق پر خدا کی طرف بلایا اُسی طریق کے ساتھ خدا کی طرف بلانے کا نام حق کے ساتھ بلانا ہے

اس مضمون کے متعلق بعض امور پر میں آئندہ روشنی ڈالوں گا کیونکہ یہ ایک بہت ہی گہرا اور تفصیلی مضمون ہے۔ اس وقت مختصراً میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حق کے ساتھ حق کی طرف بلانے میں ایک بڑا نمایاں اور واضح پیغام یہ ہے کہ تمہیں بلانے کیلئے جتنے حقوق دیئے گئے ہیں اور جو دائرہ کار تمہارا مقرر کیا گیا ہے اُس سے آگے بڑھ کر تمہیں بلانے کا اختیار نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیہ)

تجھے ہم نے

بکثرت نصیحت کرنیوالا

اور بڑے زور کیساتھ نصیحت کرنے والا مقرر کیا ہے ایسا نصیحت کرنیوالا جو بالآخر مجسّم ذکر الٰہی بن جاتا ہے لیکن داروغہ نہیں بنایا۔ تجھے یہ حق نہیں دیا کہ جو لوگ نہ سننا چاہیں ان کو زبردستی سنائے۔ جو قبول نہ کرنا چاہیں زبردستی ان کے دلوں میں بات داخل کرنے کی کوشش کرے اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ تیری تذکیر کے بعد جو شخص بھی پیٹھ پھیرے گا اور انکار کرے گا فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ پھر اللہ کا کام ہے اُس کو عذاب دینا اور وہ عذاب اکبر میں اسے مبتلا کریگا۔ میں تجھے یہ حق نہیں دیتا کہ تو ان کیلئے عذاب کا سامان کرے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی جگہ بھی عذاب دینے والا بیان نہیں فرمایا ہاں رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے۔

پس حق کے ساتھ نصیحت کرنے کے ایک یہ معنے ہوئے کہ اگر کوئی شخص نصیحت کو سُن کر پیٹھ پھیر لیتا ہے یا سُننے سے انکار کر دیتا ہے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی، اس کی مرضی کے خلاف اُسے کھینچ کر لانے کی کوشش نہیں کرنی، اسے پیغام دینا ہے اور پیغام اس طرح دینا ہے جیسا کہ حق کا تقاضا ہے۔ وہ ایک الگ تفصیلی مضمون ہے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جو احمدیت کی تبلیغ سُنتے ہیں اور بُرا مناتے ہیں اور پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں ان تک پیغام کا پہنچانا تو ہمارا فرض تھا لیکن ان کے اس طرح پیچھے پڑ جانا کہ جو ہمارے حق سے تجاوز کرنے والی بات ہو یہ درست نہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام دیئے۔ تکلیفیں اٹھا کر بھی پیغام دیئے مگر جب لوگوں نے انکار کر دیا تو آپؐ واپس اپنے گھر تشریف لے آئے۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات اور آگے بڑھا کر بیان کرتا ہے کہ بعض دفعہ پھر آگے سے جہالت شروع ہو جاتی ہے، سختی شروع ہو جاتی ہے، گالیاں دی جاتی ہیں تو اس کا جواب بھی نہیں دینا۔ اس کے مقابل پر ضد نہیں کرنی۔

یہ ہے تمہارا دائرۂ کار

چنانچہ فرمایا۔

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان)

اس میں دو پیغام بڑے واضح ہیں ایک یہ کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ یہ سلام رخصت کا سلام ہے۔ اس میں یہ پیغام ہے کہ جب ایسے لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جو جہالت پر اُتر آئیں تو پھر وہاں بیٹھے رہنے کی ضرورت نہیں۔ ان کو اس حال میں رخصت کرو کہ ابھی امن ہو اور تمہاری طرف سے یہ پیغام ہو کہ سلامتی ہو تم پر۔ ہم تمہارے اندر فساد برپا کرنے کے لیے نہیں آئے۔ ہم تو تمہارے فساد کو سلامتی میں بدلنے کی خاطر آئے تھے۔ پس اگر تم اسے قبول نہیں کرتے اور اس بات پر مُصِر ہو کہ فساد پھیلتا رہے اور پہلے سے بڑھ جائے تو پھر ہماری جُدائی ہے۔ ایسے موقع پر مومن کی شان یہ ہے کہ السلام علیکم کہہ کر علیحدگی اختیار کرلے۔

دوسرے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس میں یہ پیغام ہے کہ باوجود اس کے کہ دوسری طرف سے شر پیدا ہوا ہو مومن کی طرف سے شر کا جواب شر میں نہیں دیا جائے گا۔ شر کا جواب سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ دیا جائے گا۔ مقابل کے فساد کی کوئی ایسی کوشش نہیں ہوگی جو مومن کو فساد پر مجبور کر دے، اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اس ہمیشہ سلامتی ہو گا۔ پس اس طرح قرآن کریم پر غور کرنے سے حق کا مضمون کھلتا چلا جاتا ہے۔ مومن کا کام ہے کہ اُس دائرۂ کار میں رہ کر نصیحت کرے جو دائرۂ کار قرآن کریم نے اس کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ اور اس دائرۂ کار میں رہ کر نصیحت کرنا بہت ہی مشکل کام ہے، بڑا ہی صبر آزما مرحلہ ہے۔ چنانچہ معاً بعد فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ہم جانتے ہیں کہ یہ بہت مشکل کام ہے کہ کسی کو حق بات کی طرف بلایا جائے اور حق طریق پر بلایا جائے لیکن وہی لوگ یہ کام کر سکتے ہیں جو صبر کے ساتھ ایسا کریں۔

اب صبر میں بھی بہت سے مفاہیم ہیں جو ایک مُذَکِّر کو معلوم ہونے چاہئیں اس کو پتہ ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم صبر کے لفظ کو کن معنوں میں استعمال کر رہا ہے پس وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ میں ایک تو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ جس زمانہ کی ہم بات کر رہے ہیں اس زمانہ کے حالات آناً فاناً نہیں بدلیں گے بلکہ ایسے لوگ اس زمانہ کے حالات بدلانے پر مامور ہو جائیں گے جو مسلسل ناکامی کے باوجود پھر بھی اپنے پیغام پر قائم رہیں گے اور بڑے صبر کے ساتھ اور استقلال کے ساتھ اس پیغام کو آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ یہ ایک لمبا دَور ہے۔ ورنہ صبر کا مضمون بیچ میں داخل نہیں ہوتا۔

یہ ایک لمبی آزمائش ہے

اگر یہ آزمائش نہ ہو تو صبر کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اس لیے فرمایا کہ ان کا کوئی ایسا پیغام نہیں ہو گا جو آناً فاناً انقلاب برپا کر دے۔ ہو سکتا ہے ایک نسل بظاہر ناکامی میں فوت ہو جائے۔ ہو سکتا ہے اس کے بعد ایک اَور نسل آئے اور وہ بھی بظاہر ناکام رہے لیکن ان کی سرشت میں شکست کھانا نہیں ہو گا۔ وہ صابر لوگ صابر بچے پیدا کریں گے اور وہ صابر نسل پھر ایک اَور صابر نسل کو جنم دے گی۔ وہ نہیں تھکیں گے اور نہیں ماندہ ہوں گے جب تک کہ انقلاب برپا نہ کر لیں جو بالآخر انسان کی تقدیر کو بدل دے گا اور گھاٹا کھانے والے انسان کی بجائے فائدہ بخش سودا کرنے والا شخص پیدا ہو جائے گا۔

دوسرے صبر کے مضمون میں دُکھ کا پہلو بیان ہوتا ہے۔ جب یہ فرمایا کہ تم نے حق کے ساتھ بات کرنی ہے اور تمہیں یہ حق نہیں دیا گیا کہ تم نصیحت میں زبردستی اور جبر کو داخل کر دو تو اس کے بعد کیا ہو گا پھر وہی خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ والا مضمون شروع ہوتا ہے۔ فرمایا پھر مقابل پر جہالت ہو گی۔ مقابل پر ظلم ہو گے۔ مقابل پر سختیاں ہوں گی۔ ان کے جواب میں تمہارے عمل میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو گی۔ تم اسی طرح صالح عمل کرتے چلے جاؤ گے اور صبر کے ساتھ صالح عمل کرتے چلے جاؤ گے جس طرح پہلے کرتے چلے آ رہے تھے۔

یہاں اعمالِ صالحہ کے صبر سے مراد یہ ہے کہ انسان اُن اعمالِ صالحہ میں کوئی تبدیلی نہ ہونے دے۔ اپنے اخلاق میں کوئی تبدیلی نہ ہونے دے۔ خواہ کتنی بڑی آزمائش ہو اس کے اخلاق اپنی جگہ قائم رہیں اور ان میں سرِ مو بھی فرق نہ پڑے۔ یہ

اعمالِ صالحہ کا صبر

ہے۔ مختلف طریق پر یہ صبر آزمایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک چھوٹی جماعت ایک غالب ماحول میں وقت گزار رہی ہے جہاں کا معاشرہ انتہائی گندا اور زہریلا اور مذہب سے اتنا دور ہے کہ اُس فضاء میں جا کر رفتہ رفتہ مذہب کی حقیقت پر ہی اعتبار اٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف سے وہ معاشرہ گھیر لیتا ہے اور جس طرح لوہے کو زنگ کھا جاتا ہے اسی طرح وہ معاشرہ چاروں طرف سے اعمال صالحہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اس وقت وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کا معنی یہ ہو گا کہ وہ لوگ نہ صرف یہ کہ صبر کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جاتے ہیں بلکہ اُن کے اعمال صالحہ میں بھی صبر کے پہلو نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لیے بھی ان کے اندرونے میں، ان کے اخلاق میں، ان کے کردار میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ میں جو مضمون بیان ہوا ہے۔ اسی قسم کا مضمون یہاں صبر میں بیان ہوا ہے۔ پھر اس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا دُکھ کا پہلو بھی ہے۔ لوگوں کو عملاً سزائیں دی جائیں گی ان کے خلاف عملاً مخالفتوں کے طوفان اُٹھیں گے۔ فرمایا پھر بھی وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ اپنے پیغام پر مسلسل قائم رہیں گے۔ یہ جیتنے والوں کی صفات ہیں۔ جس قوم میں یہ صفات پیدا ہو جائیں ان کے مقدر میں شکست نہیں رہتی۔ لازماً یہ لوگ غالب آیا کرتے ہیں۔ نہ صرف خود زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں چنانچہ فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ وہ پھر جن لوگوں کو حق کی طرف بُلاتے ہیں ان کو بھی صبر کی طرف بلا رہے ہوتے ہیں یعنی یہ واضح کر دیتے ہیں کہ ہم آج جس حال میں ہیں سوائے صبر کرنے والوں کے ہم میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم تمہیں مشکلات کی طرف بُلانے والے ہیں۔ ہم تمہیں آسان راہوں کی طرف نہیں بلا رہے ہم تمہیں ایسے رستوں کی طرف بُلانے آئے ہیں جہاں پتھر برسائے جائیں گے اور اور پھول نہیں پڑیں گے۔ جہاں کانٹے بچھائے جائیں گے۔ جہاں دُکھ ہوں گے۔ جہاں تمہارے خون کے قطرے بہیں گے۔ جہاں تمہارے سر کاٹے جائیں گے۔ جہاں تمہارے اموال لُوٹے جائیں گے۔ جہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم جب بسیرا کرنے لگو گے تو تمہیں بسیرا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ تمہارے سستانے کے انتظامات بھی تم سے چھین لیے جائیں گے۔ اس لیے وہ خوب کھول دیتے ہیں کہ اگر تم ہم میں داخل ہونا چاہتے ہو تو صبر کرو گے تو داخل ہو گے ورنہ نہیں ہو سکو گے۔

پس

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کا مطلب

یہ ہے کہ وہ آگے پھر صبر کی نصیحت کرتے ہیں کہ جس پیغام کو تم نے پکڑا ہے اس پیغام کے نتیجہ میں جو عمل صالح اختیار کرتے ہیں ان میں بھی تمہیں صبر کرنا پڑے گا۔ بڑے خطرناک مقابلے ہوں گے۔ ایک غالب معاشرہ سے تمہاری ٹکر ہو گی لیکن تم نے اسکو تبدیل کرنا ہے اس کے زیر اثر خود تبدیل نہیں ہو جانا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

یہ استثنا ہے۔ جب سارا زمانہ گھاٹے میں ہو گا۔ یہ لوگ گھاٹا نہیں کھا رہے ہوں گے جب سارا زمانہ ہلاکت کی طرف جا رہا ہو گا اُس وقت نہ صرف یہ کہ یہ ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ زمانہ کو دوبارہ فلاح کی طرف بُلا رہے ہوں گے۔ لوگوں کو کامیابی کے پیغام دے رہے ہوں گے اور اس زمانہ کو رفتہ رفتہ تبدیل کر رہے ہوں گے۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو بھلا کر دنیا میں کبھی کوئی قوم وہ انقلاب برپا نہیں کر سکتی جو انقلاب مذاہب برپا کرنا چاہتے ہیں۔ غیر مذہبی انقلاب جو آگ سے پکتا ہے اور آگ کھاتا ہے، جو نفرت کی تعلیم دیتا ہے اور نفرت سے نشوونما پاتا ہے میں اُس انقلاب کی بات نہیں کر رہا۔ میں تو اُس انقلاب کی بات کر رہا ہوں جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے اور قرآن کریم میں یہ ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتا ہے کہ جب بھی مذہب کے نتیجہ میں کوئی انقلاب برپا ہوا ایسے ہی لوگوں نے وہ انقلاب برپا کیا۔ ان لوگوں کی یہی صفات ہیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اور یہ تو جہاں تک بیرونی آنکھ کا تعلق ہے یہ مضمون اس سے متعلق رکھتا ہے۔ لیکن اندرونی طور پر بھی ان کے اندر یہی صفات پائی جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے اندر معاشرہ کی اصلاح کرنے چاہتے ہیں جب وہ اپنے دائرۂ کار میں ان لوگوں کو جو پہلے سے ایمان لے آتے ہیں اُن کو اعلیٰ قدروں کی طرف بُلاتے ہیں تو تب بھی وہ حق کے ساتھ بات کرتے ہیں اور حق کی طرف بُلانے والے ہوتے ہیں۔ صبر کے ساتھ بات کرتے ہیں اور صبر کی طرف بُلانے والے ہوتے ہیں یعنی صرف تبلیغ کا مضمون یہاں بیان نہیں ہوا

تربیت کا ایک اندرونی مضمون

بھی بیان ہو گیا یعنی ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والے لوگ اس وقت تک اپنے ایمان اور عمل صالح پر قائم نہیں رہ سکیں گے جب تک ان کے اندر یہ صفات پیدا نہ ہو جائیں کہ وہ ایک دوسرے کو مسلسل نصیحت کریں اور حق کی طرف بُلاتے رہیں اور نہ تھکیں۔ حق طریق پر بُلاتے رہیں اور نہ تھکیں۔ صبر کے ساتھ بلائیں اور نہ تھکیں۔ اور صبر کی طرف بلائیں اور نہ تھکیں۔ یہ اُن کے لیے اندرونی زندگی کی حفاظت کا انتظام ہے۔

اس مضمون پر جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے احمدی تربیت کرنے میں اس لیے ناکام ہو جاتے ہیں کہ وہ اس مضمون کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ ان کی نصیحت میں خشونت آجاتی ہے۔ ان کی نصیحت میں ایک مخفی تکبر پایا جاتا ہے۔ ان کی نصیحت اعتراضوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان کی نصیحت نفرت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور نفرت پیدا کرتی ہے اس لیے ایسے لوگ لازماً نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ وہ اپنی ذات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور نہ اپنے معاشرہ میں وہ کوئی پاک تبدیلی پیدا کر سکیں گے۔

مجھے چونکہ کثرت کے ساتھ خطوط آتے ہیں بعض دفعہ ایک ایک دن میں بارہ بارہ سو خطوط آتے ہیں اور ہر قسم کے مزاج کے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے اس لیے ساری دنیا میں جو احمدی ذہن اس وقت ارتقائی حالت میں سے گزر رہا ہے اُس سارے ذہن پر میری نظر رہتی ہے کہ کس ملک میں کس قسم کے خیالات جگہ پا رہے ہیں، کس قسم کے خیالات نشوونما پا رہے ہیں، کیا تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس مضمون سے تعلق رکھنے والے سب سے زیادہ قابلِ فکر خطوط پاکستان سے ہوتے ہیں۔ لوگ بعض دفعہ

چھوٹے دل کا مظاہرہ

کرتے ہیں اور نصیحت کی بجائے سختی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اُن کی گفتگو میں ایسی طرز ہوتی ہے اور ان کی طرزِ تحریر ایسی ہوتی ہے جس سے ہمدردی اور صبر کی بجائے غصہ اور نفرت کا پیغام ملتا ہے۔ مثلاً عورتوں پر اعتراض ہوں گے کہ جی فلاں کا برقع پتلا ہے۔ یہ کیا طریق ہے۔ اپنی طرف سے وہ بُرقع پہن رہی ہے۔ یا کہتے ہیں فلاں کا نقاب ٹیڑھا ہو جایا کرتا ہے، فلاں اچھے کپڑے پہن لیتی ہے۔ اور اسی طرح بعض لوگ مردوں پر اعتراض کرنے پر تلے رہتے ہیں اور پھر ان کے مطالبے اتنے سخت ہوتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو یا تو جماعت سے خارج کر دیا جائے یا فوری طور پر ان کے مقاطعہ کا اعلان کر دیا جائے یا جس قدر بھی ممکن ہو سکے دوسری سزائیں دی جائیں۔ بعض لوگوں کی طرف سے عجیب و غریب خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں تمباکو پینے والے، سگریٹ نوشی کرنے والے اور پان میں تمباکو کھانے والے جتنے لوگ ہیں ان سب کی وصیتیں فوری طور پر منسوخ کر دی جائیں اور ان کو کسی بھی جماعتی عہدہ کا حق دار قرار نہ دیا جائے اور نہ ان کو جماعتی عہدہ کے لیے ووٹ دینے کا حق ہو۔ بلکہ اگر لکھنے والے کا بس چلے تو وہ یہ بھی لکھ دے کہ ان کو زندہ رہنے کا بھی حق نہ دیا جائے۔ نصیحت اور اصلاح کا یہ ایک حیرت انگیز تصور ہے جس کا قرآن کریم میں کوئی بھی ذکر نہیں ملتا۔ چنانچہ اس قسم کے تشدد پسندانہ خیالات پر جب میں ایسے لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ دیکھو! اصلاحِ احوال اس طرح نہیں ہوا کرتی۔ آخر تم اپنی زبان بند کیوں رکھتے ہو۔ تم کیوں ان لوگوں کے پاس نہیں پہنچتے اور ہمدردی سے ان کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور جب میں توجہ دلاتا ہوں کہ دعا کرو اور

دعا کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو

تب یہ حالات تبدیل ہوں گے تو آگے سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ہم ایسی دعاؤں کے قائل ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر تم ایسی دعاؤں کے قائل ہی نہیں۔ جو پاک تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں تو تمہارا اس رسولؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے جس نے دعاؤں کے ذریعہ پاک تبدیلیاں پیدا کیں۔ تمہارا اُس رسولؐ کے کامل غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کا تربیت کے معاملہ میں سب سے زیادہ زور دعاؤں پر تھا۔ پھر ایسی جماعت میں بیٹھے تم کیا کر رہے ہو۔ یہ جماعت تو دعا گو لوگوں کی جماعت ہے۔ یہ تو صبر کرنے والوں کی جماعت ہے۔ یہ نصیحت کرنے والوں کی ایسی جماعت ہے جن کا دل غم سے گھل رہا ہوتا ہے تب وہ نصیحت کرتے ہیں اور ان کی نصیحت میں کوئی طعن نہیں ہوتا۔ لوگوں کے دلوں کو کوئی چرکا نہیں لگاتے بلکہ صبر سے نصیحت کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسروں کو دُکھ نہیں پہنچاتے ہاں اپنے دل کو دکھ دیتے ہیں۔ تب ان کی نصیحت کامیاب ہوتی ہے۔ بالکل الٹ مضمون ہے ایک طرف نصیحت کرنے والے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ نصیحت کے ساتھ جب تک چاقو نہ چلائے جائیں، جب تک دلوں کو کچوکے نہ دیئے جائیں اس وقت تک نصیحت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

دوسرا طریق بھی چاقو چلانے کا ہی ہے مگر اس کا رُخ بدل دیا گیا ہے غرض اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ میں یہ تعلیم دی گئی کہ مومن اپنے دل پر چرکے لگاتے ہیں، خود اِن لوگوں کا غم محسوس کرتے ہیں تب اُن کی نصیحت میں ایک سوز پیدا ہو جاتا ہے، غم کا ایک عنصر داخل ہو جاتا ہے۔ اس غم کے نتیجہ میں جو اپنے دل میں اُن لوگوں کے لئے محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ اُن کی نصیحت میں بڑی قوت آجاتی ہے۔ چنانچہ اس کی

آخری اور انتہائی مثال

قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دی ہے۔ فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء آیت ۴)

اے نصیحت کرنے والے کیا تو ہلاک ہو جائے گا اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟ اتنا بڑھا ہوا غم ہے کہ اللہ کی پیار کی نظریں پڑ رہی ہیں کہ اے رسولؐ! بس کر تو خود اب اس غم میں ہلاک ہو جائے گا اتنا بڑھ گیا ہے تیرا غم اُن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے لئے جو تیری بات نہیں مان رہے۔ چنانچہ جتنا غم زیادہ ہو نصیحت میں اتنا ہی اثر زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت عام لوگوں کی نصیحت کی طرح نہیں تھی۔ آپؐ کی بات میں اتنا گہرا سوز تھا۔ اتنی سچائی تھی اتنا گہرا احساس تھا کہ اس کے نتیجہ میں وہ دلوں کو تبدیل کرتی چلی جاتی تھی۔

پس تبدیلی کی کنجیاں رکھی گئی ہیں صبر میں، تبدیلی کی کنجیاں رکھی گئی ہیں سوز و گداز میں۔ لیکن اس بات میں نہیں کہ دوسروں کو چرکے لگاؤ اور دوسروں کو دُکھ پہنچاؤ پھر تم کامیاب ہو گے۔ بالکل اُلٹ نتیجہ نکلتا ہے۔ نصیحت کے ساتھ اگر آپ طعن و تشنیع کو شامل کر دیں گے تو لوگ متنفر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے جب اُن کی بات میں غصہ پایا جائے یا طعن پایا جائے تو بعض نمازیوں کو نماز سے بھگا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جاؤ جہنم میں تم اور تمہاری نمازیں۔ ہم نہیں پڑھتے اگر تم نے اس طرح بات کرنی ہے۔ چنانچہ اس طرح اُن کی پہلی تھوڑی بہت جو نیکیاں ہوتی ہیں اُن سے بھی وہ محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نصیحت میں جب بھی

طعن و تشنیع کا عنصر

پایا جائے گا اُس کے پس منظر میں آپ برائی دیکھیں گے۔ ایسا شخص لازماً متکبر ہوتا ہے اگر نصیحت کرنے والے کے دل میں ریاکاری یا تکبر نہ ہو تو نصیحت میں سختی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ پس تکبر بعض دفعہ نیکی کا تکبر ہوتا ہے بعض دفعہ کسی اور چیز کا تکبر ہوتا ہے لیکن وہ خدا بننا چاہتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو زبردستی ٹھیک کرتا ہوں یہ ہوتا کون ہے میری بات نہ ماننے والا اور اس طرح طبیعت میں سختی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے اگر میری یہ بات نہیں مانے گا تو میری سبکی ہو گی۔ یہ میرے دائرہ کار سے نکل جائے گا اور اپنا سر اُٹھالے گا اور کہے گا کہ میں تمہارے قابو میں نہیں آؤں گا۔ اس سے دل میں ایک غصہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی ایسی تیسی۔ میں اس کو ٹھیک کرتا ہوں جس طرح بھی بس چلے۔ اگر جسمانی طور پر بس نہیں چلتا تو پھر کہتا ہے میں طعن و تشنیع کروں گا۔ بدنام کروں گا۔ ساری دنیا میں اس کا مذاق اُڑاؤں گا۔ کہوں گا یہ دیکھ لو اس قسم کا آدمی ہے۔ اس طرح اپنے دل کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ آخر دل میں کوئی آگ تھی تو اس کو ٹھنڈا کیا۔ دراصل یہی وہ آگ ہے جو تکبر کی آگ ہے جو دلوں میں نفرتیں پیدا کرتی ہے اور جس کے دل میں یہ آگ سلگتی ہے اس کو تو جلا کے رکھ دیتی ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں کبھی کوئی پاک تبدیلی نہیں پیدا ہوئی۔

پھر تکبر اس وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ بعض نیکیاں دماغ کو چڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے داڑھی رکھی ہوئی ہے جب وہ بغیر داڑھی والے لوگوں کو دیکھتا ہے تو اس کو غصہ آجاتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو! میں نے ایک ایسی نیکی کر لی ہے کہ اب یہ مجھ پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ ہر اس شخص کو نفرت کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس کی بہت ہی تذلیل کر رہا ہوتا ہے جس نے داڑھی نہیں رکھی ہوتی۔ ایک آدمی نماز کا عادی ہے تو وہ بے نمازیوں کی تذلیل کر رہا ہوتا ہے۔ ایک آدمی سچ بولنے کا عادی ہے تو وہ جھوٹوں کی تذلیل کر رہا ہوتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ خود اس کے اپنے اندر کتنے نقائص ہوں گے جو بعض دوسروں میں نہیں ہیں اور کتنی کمزوریاں ہوں گی جو خدا کے علم میں ہیں خواہ بندوں کے علم میں نہ بھی ہوں تب بھی یہ اس کی ذات میں موجود ہیں۔ تو انکسار کی بجائے جب وہ دوسروں کی کمزوریاں اور اپنی نیکیاں دیکھتا ہے تو اس کے اندر

ایک تکبر پیدا ہو جاتا ہے

اور جس شخص میں بھی یہ تکبر پیدا ہو جاتا ہے وہ اصلاح احوال کے قابل نہیں رہا کرتا۔ کیونکہ تکبر کے نتیجہ میں منہ سے نکلی ہوئی بات متنفر تو کیا کرتی ہے وہ سچائی کی طرف دلوں کو کھینچ کر نہیں لایا کرتی۔

پھر نصیحت کرنے والے میں تو ایک غیر معمولی جذب ہونا چاہیئے۔ ایسا جذب جس سے کوئی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور کشاں کشاں اس کی طرف کھنچا چلا آئے۔ یہ قوتِ جاذبہ ہمیشہ ہمدردی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا دُکھ کے نتیجہ میں اس کو نشوونما ملتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی رُو سے ہم ایسے ہی نصیحت کرنے والے ہیں اور ہمیں ایسی ہی نصیحت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہمیں لازماً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش پا پر چلنا پڑے گا۔ ہم ایسے نصیحت کرنے والے ہیں جنہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش کو چومتے ہوئے آگے بڑھنا ہو گا۔ ایک قدم بھی اگر ہم نے اس راہ سے دوسری طرف ہٹایا تو ہم اس زمرہ میں شمار نہیں کئے جائیں گے جن کی قسمت میں دنیا کی تقدیریں بدلنا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی اس کی گواہ ہے کسی ایک موقع پر بھی اور کسی ایک نصیحت میں بھی کوئی ادنیٰ سا تکبر یا نفرت کا کوئی شائبہ تک نہیں ملے گا۔ آپ نے اپنی جان پر غم وارد کئے۔ آپ لوگوں کے غم میں گھلتے رہے۔ آپ نے ان کے لئے

راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ وزاری

کی یہاں تک کہ امہات المومنینؓ کی گواہی ہے کہ بعض دفعہ آپؐ راتوں کو چھپ کر باہر نکل گئے اور ہم نے جب جا کر دیکھا تو اس حال میں آپؐ گریہ وزاری کر رہے تھے اور زمین پر اس طرح نڈھال پڑے ہوئے تھے اور اس طرح آپؐ کے سینہ سے آوازیں نکل رہی تھیں جس طرح کوئی ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ اس طرح راتوں کو اٹھ اٹھ کر اور چھپ چھپ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرنا صبر کے سوا تو پیدا نہیں ہوا کرتا۔ لوگوں کے ہاتھوں آپؐ انتہا دکھ اٹھاتے تھے۔ لیکن آپؐ کے ہاتھوں کسی نے کبھی کوئی دکھ نہیں اٹھایا۔

پس اگر آپ نے کامیاب ناصح بننا ہے اور وہ مذکر بننا ہے جس کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے لازماً فتح رکھ دی ہے۔ اور یقیناً وہ کامیاب ہو گا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی پڑے گی کیونکہ آپؐ دنیا کے سب سے بڑے مذکر تھے۔ اس لئے ہمیں ایک ایک قدم سوچ سوچ کر رکھنا پڑے گا۔ اگر ہمارا ایک قدم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرزِ نصیحت سے باہر نہ جائے تو پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے وہ امیدیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور وہ توقعات جو خدا تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے تابع قرآن کریم میں بیان فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کس طرح آپ کی شان میں پوری ہوتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج اگر جماعت احمدیہ نے نصیحت اور ہمدردی کے اس اسلوب کو چھوڑ دیا تو پھر اس دنیا کو بچانے والا اور کوئی نہیں آئے گا تم وہی آخری جماعت ہو جو دنیا کو زندہ کرنے کے لئے اور دنیا کو موت سے نجات دینے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پھر نہ قرآن میں نہ حدیث میں اس جماعت کے بعد کسی اور جماعت کا ذکر ملتا ہے۔ اس لئے تم اپنی نیکیوں کی حفاظت کرو۔

اپنے مقام کو پہچانو

اپنے منصب کو جانو اور خوب غور کرو اگر تم اس منصب سے ہٹ گئے تو پھر دنیا آئندہ کبھی کسی نصیحت کرنے والے کا منہ نہیں دیکھے گی۔ ہلاکت کے سوا پھر دنیا کے مقدر میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اس لئے نصیحت خواہ اندرونی ہو یا بیرونی۔ خواہ اس کا نام آپ تربیت رکھیں یا اس کو تبلیغ کہیں دونوں صورتوں میں لازماً ہمیں حق کی طرف ہی بلانا ہے اور حق کے ساتھ بلانا ہے۔ اپنے دائرۂ کار کے اندر رہ کر بلانا ہے اس سے تجاوز ہرگز نہیں کرنا اور صبر کی طرف بلانا ہے۔

پس یہ کام آپ کرتے رہیں اور اس بات کی قطعاً پروا نہ کریں کہ دنیا اس وقت غالب ہے۔ بڑی بڑی جماعتیں دنیا میں آیا کرتی ہیں جو ایسی چھوٹی چھوٹی جماعتوں سے ٹکر لے لیتی ہیں جن کے اندر یہ صفاتِ حسنہ پائی جاتی ہیں اور تاریخ مذاہب ہمیں بتاتی ہے کہ یہی اقلیتیں ہمیشہ جیتا کرتی ہیں اور وہ جو ان صفات سے عاری ہوتی ہیں ہمیشہ ہار جایا کرتی اس لئے

اللہ تعالےٰ پر توکل

کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ حق بات کی طرف بلاتے رہیں۔ حق کے ساتھ بلاتے رہیں۔ صبر کی نصیحت کرتے ہوئے چلیں اور صبر اپنے اعمال میں اور اپنی گفتگو میں داخل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور جلد وہ وقت لائے جب ہم انسان کو گھاٹا پانے والے انسان کی بجائے ایک فائدہ اٹھانے والے اور فلاح کی طرف بڑھنے والے انسان میں تبدیل کر دیں۔

اخبار احمدیہ

۔ نائیجیریا کے مبلغ برادرم مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب کے والد کئی ہفتوں سے بیمار ہیں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر)

۔ میں بعارضہ قلب دو ماہ سے بیمار ہوں اور ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت ابھی دو ماہ آرام کروں گا اور علاج ہوگا۔ اس دوران بہت سے بزرگوں اور احباب کرام کے بیمار پرسی اور دعا نے صحت کے کئی خطوط آئے بعض گھر پر ملاقات کے لئے بھی آئے۔ میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ میں ایسے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابھی میں آپ دوستوں کی دعاؤں کا ازحد محتاج ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو دعائیں کرنے کی توفیق دے اور اللہ اسے قبول فرمائے آمین
(چراغ الدین مربی پشاور حال مکان ۹۵۲/D.K ڈھوک پراچہ دنیاز موس سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

درخواست دعا

۔ مکرم منیر احمد صاحب حفیظ کنری پاک (سندھ) لکھتے ہیں کہ ان کی شادی کو ۱۶ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔

۔ مکرم وکیل المال صاحب اوّل تحریک جدید لکھتے ہیں کہ مکرم سلطان احمد صاحب مبشر ابن مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو امسال میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا ہے ان کی ہمشیرہ عزیزہ طاہرہ صدیقہ نے مساجد فنڈ میں رقم بھجواتے ہوئے احباب سے دعا کی خواہش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مبشر صاحب کو روشن مستقبل سے نوازے۔

۔ مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں کہ ان کی صاحبزادی مبارکہ شاہین نے امسال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔

۔ مکرمہ نجمہ ناہید اختر صاحبہ بنت رسالدار محمد شریف صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ لکھتی ہیں کہ ان کے بھائی ظفر اقبال صاحب جو بیرون ملک سروس کر رہے ہیں کی طرف سے عرصہ چار ماہ سے کوئی اطلاع نہیں آئی اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت رکھے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

۔ مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے لڑکے عزیز بشارت الرحمان زیروی نے ایم ایس سی (STAT) سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر لیا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کے مستقبل کے لئے صحیح راہنمائی فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دینی و دنیوی ترقیات کی راہیں کھولے۔

قارئین الفضل ان سب کیلئے دعا کریں۔

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے مستحقین کے نام روزانہ اخبار یا خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے رقوم ارسال کی ہیں

۱۔ مکرم مرزا محی الدین صاحب	کینیڈا	۲۶۰ روپے
۲۔ " ڈاکٹر عبدالغفور صاحب	سرگودھا	۲۰۰ "
۳۔ مکرمہ ممتاز بیگم بنت چوہدری لال خان مرحوم	سلہو کی ضلع گوجرانوالہ	۱۲۵ "
۴۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۲۵ "
۵۔ " سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۱۰۰ "
۶۔ " عبداللطیف صاحب	ستکوہی لاہور	۶۷ "
۷۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ احمد خان صاحب	ربوہ	۲۵ "
۸۔ مکرم صدر صاحب لجنہ اماء اللہ	شیخوپورہ	۲۵ "
۹۔ مکرم بابو محمد رمضان صاحب	اکونٹنٹ سلطانپورہ لاہور	۲۰ "
۱۰۔ " سید بشیر احمد شاہ صاحب	مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ	۳۵ "

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے افضال کا مورد بنائے انکے نفوس و اموال میں برکت دے اور ہمیشہ ان پر پیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین (مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

شادی سے پانچ سال بعد میرے بیٹے عبدالسمیع آصف بٹ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا کی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نام عالیہ رفعت رکھا ہے۔ بچی رفیع الدین بٹ امیر جماعت بدوملہی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ بچی کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔
(سکینہ بیگم والدہ عبدالسمیع آصف بٹ مکان ۲۳/۳ ۹ ملیر توسیعی کالونی کراچی ۳۷ (سابقہ رہائش قلعہ کالروالی)

یادرفتہ! مکرم الحاج میاں غلام احمد صاحب مرحوم

ہم مکرم الحاج میاں غلام احمد صاحب مرحوم آف انصاف کھینی فیصل آباد کی زندگی سے متعلق مواد اکٹھا کر رہے ہیں۔

وہ احباب جن کے پاس میاں صاحب مرحوم کے اخلاق فاضلہ، رفاہی امور اور دینی خدمات کے بارہ میں واقعات ہوں ہمیں ۱۰ر اگست تک بھیج کر ممنون فرمائیں۔
(حمید عابد، جمال الدین انجم احمد اکیڈمی۔ ربوہ)

نئے سال کا بجٹ دو ماہ کے اندر بھجوا دیا جائے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۳ء

مرکزی امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۳ء کے پرچے تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوائے جا چکے ہیں۔ زعماء و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ تمام انصار اللہ کو امتحانی پرچے فوری طور پر مہیا فرمادیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کریں۔

اگر کسی مجلس کو سہ ماہی دوم کے پرچے ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں تو متعلقہ زعیم صاحب سے درخواست ہے کہ فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو آگاہ کر کے پرچے منگوالیں۔

تمام حل شدہ پرچے دس جولائی سے قبل دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیئے جائیں۔ جزاکم اللہ

۲۔ مرکزی امتحان سہ ماہی اوّل کا نتیجہ تمام مجالس کو فہرستوں کی شکل میں بھجوایا جا چکا ہے۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ نتیجہ امتحان اجلاس عام میں سنایا جائے تاکہ مزید انصار کو امتحان میں شریک ہونے کی تحریک ہو۔ جزاکم اللہ۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید دفتر اوّل

تحریک جدید دفتر اوّل میں شامل ہونے والے جو بزرگ وفات پا چکے ہیں ان کے ورثاء سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اس قربانی کو جاری رکھیں۔ جو دوست اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے تحریک جدید دفتر اوّل کا چندہ جاری کرنا چاہتے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ اتنا ضرور ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق جو توفیق ہو وہ ادا کریں۔

جملہ قائدین و ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجالس میں اس بات کا اہتمام کریں اور دفتر اوّل کے مجاہدین کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مرکز کو مطلع کریں۔ نیز جہاں جہاں دفتر اوّل کے وفات یافتہ بزرگوں کا پتہ چلے وہاں ان کے اعزہ و اقربا کو تحریک کریں کہ وہ اس بابرکت تحریک میں ان کی طرف سے حصہ لیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اٹھرا۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ تبخیر معدہ۔ مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!
مطب ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ
فون: ۶۳۴ - رہائش: ۵۳۴

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور
۵۲۶۲۲، ۶۳۸۵۱

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
فیروز والا لاہور پر
تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی
شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:- پروپرائیٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر الفضل)

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک

چوہدری مجید احمد وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ جولائی

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کریں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES For BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/ ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار راولپنڈی فون ۴۰۶/۴۰۷

موٹرز فون ۴۰۴۴۵

احمد

آٹو موبائیل انجینئرز

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص و مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

فون رہائش ۴۱۸۶۴۵

نیو پاک جیولرز

- ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
- ۱۰ شادمان کالونی لاہور

فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

— پروپرائیٹر —

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

فون ملز ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پالیسٹر

- جاذب نظر، دیدہ زیب

ہر گھر کی پسند

— آفس —

مندر گلی ریل بازار۔ فیصل آباد

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۸

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

MINOCHAN CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU TOKYO 153

JAPAN CABLE:- MINOCHANN TOKYO

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک کسیر ضلع سیالکوٹ